نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانوروں کی محبت: ایک تحقیقی جائزہ

Love of Animals with the Holy Prophet(SAW):A Research Review

*ڈاکٹر اعجاز علی کھوسو: اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف صوفی ازم اینڈ ماڈرن سائنس، بٹ شاہ

**ڈاکٹر حبیب الرحمن: اسسٹنٹ پروفیسر (اسلامیات)، شعبہ ہیومینیٹیز، پیر مہر علی شاہ بارانی یونیورسٹی، راولپنڈی

***ڈاکٹر عبد الماجد: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ قرآن وسنہ، وفاقی اُردو یونیورسٹی عبد الحق کیمپس، کراچی

ABSTRACT

In various places in the Holy Qur'an, it has been commanded to love the Messenger of God. In the hadiths, it is required to love the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) more than anything else. It would not be out of place to say that a person cannot become a Muslim without his love. Everything in the world conveys to the Holy Prophet and loves him. Pets and wild animals, even birds, reach out to you and breathe love into you. Whenever the animals had any problem, they would come to the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) and present their problem to him. By the command of Allah Almighty, he used to understand the language of animals and solve their problems by understanding their words. There are many incidents in the books of Hadith in which such incidents of animals have been mentioned. The incidents of animals mentioned in this regard include camels, goats, horses, lions, donkeys, cows, birds and wolves. There is a need to highlight such incidents so that contemporary people can learn from them. In view of this need, the following article has been written.

KeyWords: Holy Prophet(SAW), Holy Qur'an, Camels, Goats, Horses, Lions, Donkeys, Cows, Birds,Wolves.

نبی اکرم ﷺ سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ارشادات اور افعال واعمال سے محبت کی جائے، دل ان کا احترام ہو اور خود ان پر عمل پیرا ہونے کے بعد لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کی دعوت دی جائے، آپ ﷺ کی سنتوں کو زندہ کیا جائے، ان میں پیدا کیے جانے والے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے اور ایسا کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دیا جائے، نیز عوام کو ان کے شر سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ان کے مکر وفریب اور چالاکیوں اور عیاریوں سے محفوظ رہیں۔ ان کاموں کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں، قوتیں اور صلاحیتیں صرف کی جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔[1]

"سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی حمایت کی اور اسے مدد دی اور اس کے نور کے تابع ہوئے جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے، یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

یہ حکم تو انسانوں کے لیے ہے لیکن اگر جانوروں کو دیکھا جائے تو وہ بھی نبی اکرم ﷺ سے بے تحاشا محبت کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن روایات کو اجاگر کیا جائے جن میں نبی اکرم ﷺ سے جانوروں کی محبت کا تذکرہ موجود ہے ۔اسی ضرورت کے پیشِ نظر زیر نظر مضمون تحریر کیا جا رہا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانوروں کی محبت

نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کی جائے۔ آپ ﷺ سے محبت کے بغیر کسی بھی مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ انسانوں کے علاوہ جانور بھی نبی اکرم ﷺ کو نہ صرف پہنچانتے ہیں بلکہ آپ ﷺ کی ذات گرامی سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ ذیل میں ایسی روایات ذکر کی جارہی ہیں جن میں آپ ﷺ سے جانور کی محبت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ا۔ جانوروں کا حضور ﷺ کے لیے تعظیمی سجدہ

کسی کی تعظیم کرنا بھی اس کے ساتھ محبت ہی کہلاتا ہے۔ بعض واقعات ہمیں ایسے بھی ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سارے جانوروں نے نبی اکرم ﷺ کو تعظیمی سجدہ کیا۔ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر وہ کھیتی باڑی کے لئے پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت استعمال کرنے یعنی پانی لانے سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا۔ ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اُٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اُونٹ جو کہ ایک کونے میں

---

[1] سورۃ الاعراف ۷:۱۵۷

تھا، حضور نبی اکرم ﷺ اُس اُونٹ کی طرف چل پڑے۔ انصار کہنے لگے: یارسول اللہ! یہ اُونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ ا صلى الله عليه واله وسلم أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ۔

"مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اُونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک قریب آکر آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔"

حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسبِ سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں لہٰذا اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔[2] اونٹوں کے سجدہ تعظیمی سے متعلق اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ ایک انصاری شخص کے پاس دو اونٹ تھے وہ دونوں سرکش ہو گئے۔ اس نے ان دونوں کو ایک باغ کے اندر قید کر دیا اور پھر نبی اکرم ﷺم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ وہ جب حاضر ہوا تو حضور ﷺ انصار کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میرے دو اُونٹ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرا فرماں بردار بنا دے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اُٹھو، میرے ساتھ آؤ۔ پس آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ اس باغ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس شخص کو آپ ﷺ کے حوالے سے خدشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانور حضور نبی اکرم ﷺ پر حملہ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ دونوں اُونٹوں میں سے ایک دروازہ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو فوراً آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم

---

[2] احمد بن حنبل، المسند، ج:۳، ص:۱۵۸، حدیث:۲۴۵۱۵

ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ باندھ کر میں اسے تمہارے حوالے کر دوں۔ وہ صحابی ایک نکیل لے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے اسے باندھ دیا اور اسے صحابی کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے حصے کی طرف چلے جہاں دوسرا اُونٹ تھا۔ اس نے بھی جب آپ ﷺ م کو دیکھا تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس صحابی سے کہا: مجھے کوئی چیز لا دو جس سے میں اس کا سر باندھ دوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا سر باندھ کر اسے صحابی کے حوالے کر دیا اور فرمایا: جاؤ اب یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ جب صحابہ کرام نے یہ سارا واقعہ دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! یہ اونٹ جو کہ بے عقل ہیں آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ ﷺ ﷺ نے فرمایا: میں کسی انسان کو یہ حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔[3] احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بکریوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو سجدہ تعظیمی کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَا ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ

"ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

---

[3] الطبرانی، المعجم الکبیر، ج:۱۱، ص:۳۵۶، حدیث:۱۲۰۰۳

[4] ابو نعیم، دلائل النبوۃ، ج:۲، ص:۳۷۹، حدیث:۲۷۶

اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ بہت سارے جانوروں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں تعظیمی سجدہ کا شرف حاصل کیا ہے۔ تعظیمی سجدہ کرنا بھی ایک طرح کی محبت کی نشانی ہوتا ہے۔ اگرچہ انسانوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کو سجدہ تعظیمی کریں لیکن جانور اس بات کے مکلف نہیں ہیں۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اونٹوں کی محبت

جانور اگرچہ مکلف نہیں ہیں کہ قیامت کے دن ان سے حساب لیا جائے یا اُن سے پوچھ گچھ کی جائے لیکن اس کے باوجود وہ نبی اکرم ﷺ کو نہ صرف پہنچانتے ہیں بلکہ آپ ﷺ سے بے تحاشا محبت کرتے ہیں۔ ذیل اونٹوں کے چند ایسے واقعات ذکر کیے جارہے ہیں:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه واله وسلم حَنَّ وَذَرَفَتْ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ إِيَاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ۔[5]

"حضور ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اُونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔"

کتبِ حدیث میں ایک اور واقعہ ملتا ہے جس میں اونٹ نبی اکرم ﷺ سے اپنے مالک کی شکایت کر رہا ہے۔ اس واقعہ کو حضرت یعلیٰ بن سیابہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔

---

[5] السجستانی، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الجہاد، باب مایومر بہ من القیام علی الدواب والبہائم، حدیث: ۲۵۴۹

آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے ارد گرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔ الہیثمی، مجمع الزوائد، ج:۹، ص:۶ اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے تین معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلا معجزہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ صرف انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات آپ ﷺ کے حکم کی پابند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اشارے پر درختوں نے قضائے حاجت کے لیے آپ ﷺ کے لیے پردہ کر دیا۔ دوسرا معجزہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں اونٹ آ کر رو رہا ہے اور آپ ﷺ سے گزارش کر رہا ہے کہ آپ ﷺ میرے مالک سے مجھے بچا لیں۔ تیسرا معجزہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو علم ہو گیا کہ قبر میں مردے کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کس وجہ سے دیا جا رہا ہے پھر آپ ﷺ نے عذاب کو کم کرنے کی تدبیر بھی فرمائی۔ اس سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اُونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُونٹ! پرسکون ہو جا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم

نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب ہو گیا اور آپ ﷺ کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کر رہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہو کر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہو کر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھالینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یارسول اللہ! یہ بات من وعن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! اب ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی دادرسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مومنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت

سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی اُمت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ وجدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آگیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرمالیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرمادیا۔ جبرائیل نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔[6] اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ اونٹ اس قدر نبی اکرم ﷺ سے محبت کیا کرتے تھے کہ انہیں جب کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوجاتے اور اپنا مسئلہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں بیان کرتے۔ آپ ﷺ اُن کی بات کو سمجھتے، جواب دیتے اور اس کا حل بھی فرماتے تھے۔

۳۔ بکریوں کی نبی اکرم ﷺ سے محبت

بکریوں کا شمار ایسے جانوروں میں ہوتا ہے جن کا نہ صرف گوشت کھایا جاتا ہے بلکہ اُن کی قربانی بھی کی جاتی ہے۔ بکریوں کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام انہیں چراتے رہے ہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار نبی اکرم ﷺ بھی چراتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی یہ شعور عطا فرمایا ہے کہ وہ بھی آپ ﷺ کو جانتی اور پہچانتی ہیں اور آپ ﷺ سے محبت کرتی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ ا ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ

"ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ

---

[6] المنذری، الترغیب والترہیب، ج:۳، ص:۱۴۴، حدیث:۳۴۳۱

[7] المقدسی، الاحادیث المختارۃ، ج:۶، ص:۱۳۰، حدیث:۲۱۲۹

کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ "

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ بکریوں کا آپ ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ تعظیمی کرنا دراصل آپ ﷺ سے محبت کو واضح کرنا تھا۔ کتبِ حدیث سے ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ اپنے مالک سے جان بچا کر بکریاں حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی۔ حضرت وضین بن عطا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قصاب نے بکری ذبح کرنے کے لئے دروازہ کھولا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل بھاگی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آگئی۔ وہ قصاب بھی اس کے پیچھے آگیا اور اس بکری کو پکڑ کر ٹانگ سے کھینچنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے بکری سے فرمایا: اللہ کے حکم پر صبر کر اور اے قصاب! تو اسے نرمی کے ساتھ موت کی طرف لے جا۔[8] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنے نوعمری کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک نوعمر لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا۔ حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ادھر تشریف لائے اور آپ دونوں مشرکین سے رائے فرار اختیار کر کے آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لئے دودھ ہے؟ میں نے کہا: میں کسی کی بکریوں پر امین ہوں لہٰذا میں آپ کو دودھ نہیں پلا سکتا، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک سالہ بکری ہے جس سے بکرے نے جفتی نہ کی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں ہے، میں ان دونوں کو اس بکری کے پاس لے کر آیا تو اسے نبی اکرم ﷺ نے پکڑا اور اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی تو وہ تھن دودھ سے بھر آیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے دوہا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیندے والا پتھر آپ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے اس میں دودھ دوہا، پھر آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ دودھ نوش فرمایا اور پھر میں نے وہ دودھ پیا۔ پھر حضور ﷺ نے تھن کو حکم دیا کہ وہ سکڑ جائے تو وہ سکڑ گیا جس طرح وہ دودھ دوہنے سے پہلے تھا پھر میں حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! جو کلمات آپ نے پڑھے وہ مجھے بھی سکھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو سیکھنے والا لڑکا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور

---

8 عبد الرزاق، المصنف، ج:۴، ص:۴۹۳، حدیث:۸۶۰۹

ﷺ سے ستر سورتیں سیکھیں، اور اس چیز میں میرا کوئی مد مقابل نہیں ہے۔[9] اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ بکریاں آپ ﷺ کو پہچانتی تھی اور آپ ﷺ سے محبت بھی کرتی تھیں۔

۴۔ نبی اکرم ﷺ سے ہرنیوں کی محبت

ہرنی ایک جنگلی جانور ہے۔ اگرچہ اس کی قربانی جائز نہیں لیکن اس کا گوشت نہ صرف حلال ہے بلکہ بڑا لذیذ ہوتا ہے۔ احادیث میں اس جانور کے بھی حضور ﷺ سے محبت کے کچھ واقعات ملتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے۔ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو "یارسول اللہ" کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا سکو پھر میں واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کر دو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جا رہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔[10] یہ پس منظر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جنگلی جانور بھی نبی اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے تھے۔

۵۔ گھوڑے کی نبی اکرم ﷺ سے محبت

---

[9] ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:۶، ص:۳۲۷، حدیث:۳۱۸۰۱

[10] الطبرانی، المعجم الکبیر، ج:۲۳، ص:۳۳۱، حدیث:۷۶۳

گھوڑا ایک پالتو جانور ہے۔ زمانہ قدیم میں اس سے بہت سارے کام لیے جاتے تھے۔ کتبِ حدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے بھی نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ ا صلى الله عليه واله وسلم أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ ا صلى الله عليه واله وسلم رَاجِعًا سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ۔[11]

"نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ ایک دہشت ناک آواز کی وجہ سے خوف زدہ ہوگئے۔ صحابہ کرام اس آواز کی طرف گئے۔ راستہ میں اُنہیں حضور ﷺ اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرمارہے تھے! تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا، یا وہ سمندر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ گھوڑا بہت آہستہ چلتا تھا۔"

نبی اکرم ﷺ کے سوار ہونے سے پہلے وہ گھوڑا بہت زیادہ آہستہ چلتا تھا لیکن آپ ﷺ کے سوار ہونے کے بعد وہ بہت زیادہ تیز رفتار ہو گیا۔

۶۔ گدھے کی حضور ﷺ سے محبت

گدھا ایک ایسا جانور ہے جس سے زمانہ قدیم میں سواری کا کام بھی لیا جاتا تھا اور سامان وغیرہ منتقل کرنے کا کام بھی لیا جاتا تھا۔ یہ بھی نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے مالِ غنیمت میں ایک سیاہ گدھا پایا اور وہ پابہ زنجیر تھا۔ حضور ﷺ نے اس سے کلام فرمایا تو اس نے بھی آپ ﷺ سے کلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میرا نام یزید بن شہاب ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے، ان میں سے ہر ایک پر سوائے نبی کے کوئی سوار نہیں ہوا۔ میں توقع کرتا تھا کہ آپ مجھ پر سوار

11 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجہاد والسیر، باب الحمائل وتعلیق السیف بالعنق، حدیث: ۲۷۵۱

ہوں، کیونکہ میرے دادا کی نسل میں سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا اور انبیاء کرام میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں رہا۔ میں آپ سے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا، میں اسے جان بوجھ کر گرا دیتا تھا۔ وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مجھے مار تا پیٹتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اسے فرمایا: آج سے تیرا نام یعفور ہے۔ اے یعفور! اس نے لبیک کہا راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس پر سواری فرمایا کرتے تھے اور جب اس سے نیچے تشریف لاتے تو اسے کسی شخص کی طرف بھیج دیتے۔ وہ دروازے پر آتا اسے اپنے سر سے کھٹکھٹاتا اور جب گھر والا باہر آتا تو وہ اسے اشارہ کرتا کہ وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بات سنے۔ پس جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس دنیا سے پردہ فرما گئے تو وہ ابو ہیثم بن تیہان کے کنویں پر آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے فراق کے غم میں اس میں کود پڑا۔ وہ کنواں اس کی قبر بن گیا۔[12] یہ پسِ منظر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ گدھا اگرچہ ایک ایسا جانور ہے جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا لیکن یہ بھی نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کرتا ہے۔

کتبِ سیرت، حدیث اور تاریخ میں شیر، بھیڑیے، گوہ، پرندے اور دیگر جنگلی جانوروں کی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کے بہت سارے واقعات ذکر کیے گئے ہیں۔ ان واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ غیر مکلف جانور جب اس قدر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کرتے ہیں تو پھر انسان تو مکلف ہے، اسے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبت کا پابند کیا گیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان سے بڑھ کر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ محبت کا ثبوت فراہم کریں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ محبت کے بہت سارے تقاضے ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اطاعت و پیروی کی جائے۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بغیر نہ تو دنیا کی کامیابی ممکن ہے اور نہ اخروی کامیابی۔

خلاصہ بحث

قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کا حکم دیا گیا ہے۔ احادیث طیبہ میں تو ہر چیز بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ محبت کرنے کا تقاضا کیا گیا ہے۔ یہ کہنا حقیقت سے خالی نہ ہوگا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبت کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی ہر چیز نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پہنچانتی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کرتی ہے۔ پالتو اور جنگلی جانور حتی پرندے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پہنچانتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔ جانوروں کو جب

[12] ابن عساکر، تاریخ المدینۃ دمشق، ج:۴، ص:۲۳۲

بھی کسی قسم کا مسئلہ ہو تا وہ نبی اکرم ﷺ کی بار گاہ میں حاضر ہو جاتے اور اپنی مشکل آپ ﷺ کے سامنے رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ جانوروں کی بولی سمجھتے تھے، ان کی بات سمجھ کر ان کے مسائل کو حل فرماتے۔ کتبِ حدیث میں بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں جانوروں کے اس طرح کے واقعات ذکر کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں جن جانوروں کے واقعات ذکر کیے گئے ہیں اُن میں اونٹ، بکری، گھوڑا، شیر، گدھا، گوہ، پرندے اور بھیڑیا کے واقعات قابل ذکر ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے واقعات کو اجاگر کیا جائے تاکہ دور حاضر کے انسان اُن سے سبق حاصل کریں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر زیر نظر مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔